13
Urdu

عقیدہ کے مخالف امور

إعـــداد

المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد
في شمال الرياض

The Cooperative Office for Call & Guidance at Al-Olaya, Sulaimaniah & North Riyadh
Under the Supervision of Ministry of Islamic Affairs and Endowment and Call and Guidance
Tel.: 4704466 / 4705222 - Fax 4705094 - P.O. Box: 87913 Riyadh 11652

ردمك: ٤-٤٩-٧٨٧-٩٩٦٠

عقیدہ کے مخالف امور

إعـــداد

المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد
شمال الرياض

ⓒ المكتب التعاوني للدعوة والارشاد شمال الرياض ، ١٤١٩هـ

فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر

المكتب التعاوني للدعوة والارشاد وتوعية الجاليات شمال الرياض
أخطاء تخالف العقيدة .- الرياض.
٥٢ص؛١٢×١٧سم
ردمك ٤ - ٤٩ - ٧٨٧ - ٩٩٦٠
(النص باللغة الاوردية)
١-العقيدة الاسلامية ٢- البدع في الإسلام أ- العنوان
ديوي ٢٤٠ ١٩/٢٦٣٨

رقم الإيداع : ١٩/٢٦٣٨
ردمك : ٤ - ٤٩ - ٧٨٧ - ٩٩٦٠

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ

الحمد للہ والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ

وبعد،،،

بلاشبہ توحید اور صحیح عقیدہ کی اہمیت کسی سے مخفی اور پوشیدہ نہیں۔ توحید کی اہمیت وافادیت کے سلسلہ میں چند گزارشات پیش خدمت ہیں۔ ؎ گر قبول افتد زہے عز و شرف

(۱) توحید جنت میں داخل ہونے کا سبب ہے اور شرک دخول جہنم کا سبب ہے ارشاد باری تعالی ہے [اِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ]۔ ترجمہ: یقین مانو کہ جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے اللہ تعالی نے اس پر جنت حرام کردی اور اس کا ٹھکانہ

جہنم ہی ہے اور گناہ گاروں کی مدد کرنے والا کوئی نہیں ہوگا]
اور صحیح مسلم میں ہے [مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا
دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَقِيَهٗ يُشْرِكُ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ۔
جو بغیر شرک کے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا وہ جنت میں داخل
ہوگا اور جو شرک کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے ملے گا وہ جہنم میں داخل
ہوگا] (۲) اعمال کے قبولیت کے لیئے توحید اور صحیح عقیدہ
پہلی شرط ہے اور شرک اعمال کو بیکار اور ضائع کر دیتا
ہے فرمانِ الٰہی ہے [وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ
مِنَ الْخَاسِرِيْنَ] نیز ارشاد ہے [فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْ لِقَاءَ رَبِّهٖ
فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖ اَحَدًا]
ترجمہ۔ یقیناً تیری طرف بھی اور تجھ سے پہلے کے تمام نبیوں
کی طرف بھی وحی کی گئی ہے کہ اگر تو نے شرک کیا تو بلاشبہ

تیرا عمل ضائع ہوگا اور بالیقین تو خسارہ و نقصان پانے والوں میں سے ہوجائیگا" اور ارشاد ہے "تو جسے بھی اپنے پروردگار سے ملنے کی آرزو ہو اسے چاہیئے کہ نیک اعمال کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو بھی شریک نہ کرے]

(۳) توحید غلطیوں اور لغزشوں کو معاف کرتا ہے اور گناہوں کو مٹاتا ہے جیسا کہ حدیث قدسی میں ہے [اے آدم کے بیٹے! اگر تو زمین بھر کر گناہ کر کے میرے دربار میں آئے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے تو میں زمین بھر کر مغفرت کے ساتھ تم سے ملوں گا]

(۴) توحید مال و جان کی حفاظت کرتا ہے جیسا کہ حدیث میں ہے [جو خالص دل سے کلمۂ توحید پڑھے اس کا مال و جان محفوظ ہے اور اس کا حساب اللہ پر ہے] لیکن مشرک کا مال و جان غیر محفوظ اور ضائع ہے ارشاد باری تعالی ہے [وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ " اور تم ان سے اس حد تک لڑو

کہ ان میں فسادِ عقیدہ نہ رہے] یعنی مشرکین سے یہاں تک لڑنا کہ روئے زمین پر کوئی فساد نہ رہے اور فتنہ وفساد سے مراد شرک ہے اور حدیث میں آیا ہے [مجھے لڑائی اور جہاد کا حکم دیا گیا ہے یہاں تک کہ لوگ کلمۂ شہادت پڑھیں اور حلقہ بگوش اسلام ہوں]

ایمان عمل، نیت اور اتباع سنت پر مشتمل ہے اگر قول ہے لیکن عمل نہیں ہے تو یہ کفر ہے اور اگر اقرار بھی ہے اور عمل بھی لیکن نیت نہیں ہے تو نفاق ہے اور اگر اقرار و نیت اور عمل بھی ہے لیکن اتباع سنت نہیں ہے تو یہ بدعت ہے

اور صحیح و اسلامی عقیدہ کو اجاگر کرنے کے لئے تبلیغی مرکز دعوت سنٹر شمالی ریاض [المکتب التعاونی للدعوة والإرشاد في شمال الرياض] آپ کی خدمت میں توحید کے مسائل پر مشتمل ایک کتابچہ پیش

کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے اور امید کرتا ہے
کہ اِسے غور سے مطالعہ کریں گے اور اس پر عمل کرینگے
اللہ تعالیٰ ہم سبکو نیکی کی توفیق دے اور برائی سے
بچائے آمین

؎ ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

وصلی اللہ وسلم علی عبدہ
ومصطفاہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعویذ اور دم

جو شخص دھاگہ یا تعویذ لٹکائے اور چھلہ و تعویذ گردن، بازو یا کندھے پر اس لئے باندھے کہ یہ اسے نظرِ بد اور جن و بخار سے بچائیگا، میاں بیوی کے درمیان محبت پیدا کرے گا یا یہ چھلہ و تعویذ بچوں کو اس لئے باندھتا ہے تاکہ مصائب دور ہو جائیں یہ سب صحیح اسلامی عقیدہ کے خلاف ہے اور یہ جاہلانہ عادت ہے جسے اسلام نے باطل قرار دیا ہے کیونکہ بلاء و مصائب کو دور کرنے والی ذات درحقیقت اللہ تعالیٰ حق جل شانہ ہے۔

تعویذ لٹکانے کا حکم

مصائب و بلاء ٹالنے اور دور کرنے کیلئے جو چھلہ و دھاگہ باندھا جاتا ہے اُسکی مختلف صورتیں اور حالتیں درج ذیل ہیں۔

① **بڑا شرک** ہے: اگر لٹکانے والا یہ اعتقاد رکھے کہ چھلہ و دھاگہ

بذات خود مصیبتیں دور کرتا ہے۔

(۲) چھوٹا شرک ہے: اگر لٹکانے والا یہ اعتقاد رکھے کہ یہ چھلہ و دھاگہ مصائب ٹالنے کا سبب ہے۔

(۳) حرام ہے: اگرچہ مذکورہ بالا دونوں عقیدہ سے پاک ہے لیکن شرک کے لئے یہ راہ بناتا ہے۔

دلیل ملاحظہ فرمایئے:۔ حضرت عمران بن حصینؓ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرمؐ نے ایک شخص کے ہاتھ میں پیتل کا چھلہ دیکھا۔ آپؐ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ اُس شخص نے جواب دیا کہ یہ واہنہ [کمزوری] کی وجہ سے ہے۔ آپؐ نے فرمایا اِسے اتار دے یہ تجھے کمزوری کے سوا کچھ فائدہ نہ دے گا۔ اگر اِس چھلہ کو پہنے ہوئے تجھے موت آگئی تو تُو کبھی نجات نہ پائے گا اور اِن شرکیہ تعویذوں کی طرف جو رجوع کرتا ہے اُن کے لئے بد دعا فرمائی کہ [جو شخص اپنے گلے میں تعویذ لٹکاتا ہے اللہ تعالیٰ اُسکی خواہش کو پورا نہ کرے اور جو شخص سیپی وغیرہ لٹکائے اللہ اُسے

آرام نہ دے۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جس شخص نے اپنے گلے میں تعویذ لٹکایا اُس نے شرک کیا۔ ابنِ ابی حاتم نے حضرتِ حذیفہؓ سے بیان کیا کہ انہوں نے ایک شخص کے ہاتھ میں بخار کی وجہ سے دھاگہ دم کیا ہوا دیکھا تو حضرتِ حذیفہؓ نے اسے کاٹ دیا اور پھر قرآن کریم کی یہ آیت تلاوت فرمائی [کہ اُن میں سے اکثر اللہ کو مانتے تو ہیں مگر اس طرح کہ اُس کے ساتھ دوسروں کو شریک ٹھہراتے ہیں]

لٹکائی جانے والی چیزیں

اور یہ نقصان دور کرنے اور فائدہ پہنچانے کے عقیدہ سے لٹکائی جانے والی چیزیں جو کہ قرآن و حدیث میں مذکور ہیں اُس کے علاوہ اور بھی ہیں۔ درحقیقت اَلْقَلَادَۃُ [لٹکائی جانے والی چیزیں] وہ ہیں جو گردن میں لٹکائی جائیں اور خاص طور سے عورت کی گردن میں زیب و زینت کی چیزیں، زیورات، ہار یہ بھی قلادہ ہے۔ اور وہ رسی جو کہ جانوروں کی

ہانکنے کے لیئے ان کی گردن میں ڈالی جاتی ہے وہ بھی قلادہ ہے اور آجکل لوگ اپنی گاڑیوں پر بندر کے فوٹو یا گندم کے خوشے لٹکاتے ہیں یہ بھی قلادہ ہے۔ بہرصورت یہ سب جاہلیت کے عمل ہے جو کہ سخت منع ہے۔ اگر یہ چیزیں لٹکانے والا یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ یہی چیز بذات خود نقصان و برائی کو دور کرتی ہے تو یہ بڑا شرک ہے۔

قرآنی تعویذ

قرآنِ پاک کی آیات اور اللہ تعالیٰ کے نام و صفات پر مشتمل تعویذ کے متعلق صحیح بات یہ ہے کہ اِس طرح کے تعویذ بھی لٹکانا چند وجوہ کے باعث ناجائز ہے

(۱) تعویذ لٹکانے کے متعلق منع کا حکم عام ہے اور اُس کو خاص کرنے کے سلسلے میں کوئی نص نہیں۔ اگر خاص قرآنی تعویذ جائز ہوتا تو آنحضورؐ اجازت دیتے جیسے دم کے سلسلے میں آپؐ نے فرمایا کہ

[اگر شرکیہ الفاظ نہ ہوں تو دم جائز ہے]

(۲) صحابۂ کرام رضؓ و تابعینِ عظام رحؒ کا صاف صاف فرمان ہے کہ تعویذ منع ہے۔ اور یہ برگزیدہ لوگ دوسروں سے زیادہ آنحضورؐ کے حکم کو جاننے والے ہیں۔ چنانچہ جناب حضرت ابراہیم نخعیؒ فرماتے ہیں کہ "حضرتِ عبد اللہ بن مسعود رضؓ، اُن کے شاگردانِ رشید اور اُن کے ساتھی قرآنی و غیر قرآنی تمام تعویذوں کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

(۳) کیونکہ اگر قرآنی تعویذ کو جائز قرار دیں تو سنت کے مطابق مُعوّذات کا دم کرنا بیکار ہو جائیگا کیونکہ جو شخص تعویذ کے طور پر پورا قرآنِ پاک لٹکائے گا وہ کہے گا کہ آیت الکرسی اور مُعوّذات پڑھنے کی ضرورت ہرگز نہیں ہے کیونکہ مکمل قرآنِ پاک اس کے گلے میں لٹکا ہوا ہے

(۴) قرآنی تعویذ کو لٹکانے سے اس لئے منع کیا تاکہ غیر قرآنی تعویذ سے بچایا جائے اور شرک کے ذرائع اور راستے بند ہوں۔

(۵) قرآنی تعویذ اِس لئے منع ہے اور ناجائز ہے تاکہ قرآن کی

بے حرمتی نہ ہو جائے کیونکہ قرآنی تعویذ لٹکانے والا ضرور باندھ رہا ہوگا

شرعی دَم:- کوئی مُصیبت یا بیماری میں مبتلا ہو تو اُس سے چھٹکارے کے لیئے شرکیہ الفاظ سے پاک دَم کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ کیونکہ آنحضور ﷺ نے فرمایا [کہ تم لوگ اپنے دم میرے اوپر پیش کرو اور وہ دم جس میں شرکیہ الفاظ نہ ہوں تو کوئی مضائقہ نہیں ہے] غیر شرکیہ و شرعی دم وہی ہے جس میں آیاتِ قرآنی اور دُعائے مسنون ہوں اور کلامِ پاک اور اللہ تعالیٰ کے نام وصفات پر مشتمل عربی الفاظ میں دم کرنا جائز ہے اور اِسی طرح بیماری دور کرنے کے لیئے علاج و معالجہ اور دوائی اِستعمال کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ ہاں اِس دوائی و وسائلِ علاج کو حقیقی سبب قرار نہ دے۔ سوائے اُسکے جس کے متعلق ثابت ہو کہ یہ بیماری دور کرنے کے لیئے ظاہری سبب ہے نیز علاج کے وقت دوائی کو ہی شفا کا سبب نہ ٹھہرائے بلکہ

اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے اور خاص کر شرعی و فائدہ مند علاج کرے نیز یہ اعتقاد ہو کہ بیماری دور کرنے کے اسباب کتنے ہی مضبوط اور ترقی یافتہ و مجرّب ہوں لیکن اللہ تعالیٰ کے حکم اور تقدیر کے ساتھ منسلک و مربوط ہوں گا۔

درختوں، پتھروں وغیرہ سے برکت حاصل کرنا

برکت: نیکی اور ثواب میں برکت و زیادہ مانگنے کو برکت کہتے ہیں۔ درحقیقت تمام برکت اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اور اللہ تعالیٰ ہی برکت کا منبع ہے اور اللہ تعالیٰ برکت دینے والی ذات ہے اور جس پر اللہ تعالیٰ برکت کرے وہ برکت والی ہے جیسے قرآنِ پاک اور انبیائے کرام وغیرہ

برکت کی بنیاد: برکت کے معاملہ میں انسان کم از کم تین باتوں کو پہچانے (ا) بے شک برکت اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور سے برکت مانگنا شرک ہے۔

(۲) شریعت میں جن چیزوں، باتوں اور کاموں سے برکت حاصل کی جاتی ہے وہ برکت کا سبب ہیں نہ خود برکت دیتی ہیں۔

(۳) حصولِ برکت کے لئے اصل دلیل کتاب وسنت ہے۔

برکت کا حُکم

جو شخص قبروں کے پُجاری کی طرح درخت، پتھر، خطۂ زمین، غار، کنواں اور قبر وغیرہ سے برکت حاصل کرے تو وہ حرام ہوگا اور وہ مشرکین کی طرح ہوگا کیونکہ مشرکین کے کاموں میں سے یہ ہے کہ وہ درخت، پتھر، قبر، خطۂ زمین اور مناظر وغیرہ سے برکت حاصل کرتے ہیں اور برکت حاصل کرنے میں غُلو بھی کرتے ہیں اور بعض اِن چیزوں سے دعا کرکے اور اُن کی عبادت کرکے شرکِ اکبر کے مرتکب ہوتے ہیں۔

حجرِ اسود کو بوسہ دینا اور رکنِ یمانی کو چھونا

کعبہ شریف کے پاس حجرِ اسود کو بوسہ دینا اور رکنِ یمانی کو چھونا

در حقیقت یہ اللہ تعالیٰ کی بندگی و تعظیم اور اُس کی بڑائی کے سامنے جھک جانا ہے بلکہ خالق کے لئے بندگی کا جو ہر و روح ہے کیونکہ اس کا شرعی طور پر حکم دیا گیا ہے چنانچہ حضرتِ عمر فاروقؓ نے حجرِ اسود کو بوسہ دیتے ہوئے اُس سے مخاطب ہو کر فرمایا [خدا کی قسم میں خوب جانتا ہوں بیشک تو ایک پتھر ہے۔ نہ نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ فائدہ دے سکتا ہے اگر میں پیارے رسولؐ کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھتا تو میں تجھے کبھی بوسہ نہ دیتا]

بزرگوں کے نشانیوں سے برکت حاصل کرنے کا حکم

بزرگوں کے نشانیوں کے ساتھ برکت حاصل کرنا مثلاً ان کے جھوٹے کو پینا، اُن کو یا اُن کے لباس کو برکت کے لئے چھونا اور ان کے پسینہ کو چھونا یا مَلنا یہ سب کئی وجوہ کے باعث ناجائز اور غلط ہیں۔

(۱) بزرگ لوگ فضل و برکت میں آنحضورؐ کے قریب بھی نہیں ہو سکتے چہ جائیکہ آنحضورؐ کے برابر ہوں۔

(۲) بزرگوں کے اندر نیکی و تقویٰ پائے ثبوت کو نہ پہنچنے کی وجہ سے
ان سے برکت حاصل کرنا جائز نہیں۔
کیونکہ نیکی و تقویٰ کا تعلق دل سے ہے اور یہ غیبی معاملہ ہے۔ یہ
اسوقت تک ممکن نہیں جبتک اللہ تعالی اور اُس کے رسولؐ نہ بتائیں
چنانچہ صحابۂ کرام کے تقویٰ کے بارے میں نص آئی ہے باقی لوگوں
کے لیئے ہم یہ گمان کر سکتے ہیں کہ وہ نیک لوگ ہیں اور ان کے لیئے
اللہ سے رحمت کی امید کرتے ہیں۔

(۳) اگر ہم کسی کے متعلق یہ گمان کرلیں کہ وہ نیک و پرہیز گار ہے
لیکن اُس کو بُرے خاتمہ سے ہم بچا نہیں سکتے اور اعمال کا دارومدار
خاتمہ بالخیر پر ہے لھذا اس کے نشان سے برکت حاصل کرنے کے وہ قابل نہیں

(۴) آنحضورؐ کے علاوہ کسی دوسرے سے برکت حاصل کرنا اُسکو
خود فریبی اور تکبر و غرور میں مبتلا کردے گا بلکہ یہ اُس کے سامنے
اُس کی بیجا تعریف سے زیادہ ہوگا جو اس کے لئے مُضر ہے

(۵) پھر صحابۂ کرامؓ نے آنحضورؐ کے علاوہ کسی سے برکت حاصل نہیں

کی۔ نہ آپ کی زندگی میں اور نہ بعد میں۔ اگر کسی اور سے برکت حاصل کرنا نیکی ہوتا تو یہ لوگ ہم سے پہلے برکت حاصل کرتے پھر انہوں نے حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی رضوان اللہ علیہم سے کیوں برکت حاصل نہ کی جن کے حق میں حضورؐ نے اسی دنیا میں جنت کی خوشخبری دی تھی۔ اسی طرح تابعین نے بھی کسی سے برکت حاصل نہ کی۔ پھر تابعین نے کیوں نہ اُن بزرگانِ دین سے برکت حاصل کی جو نیکی و تقوی میں مسلم تھے اور خاصکر سعید بن المسیب، علی بن الحسین اور اویس قرنی اور خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہم۔ پس معلوم ہوا کہ برکت حاصل کرنا صرف آنحضورؐ کے ساتھ خاص ہے۔

غیر اللہ کے نام ذبح کرنا

ذبح سے مراد: گوشت کھانے والے جانور وغیرہ کا اِس طرح ذبح کرنا کہ گردن، نرخرہ اور رگیں کاٹ کر خون نکالا جائے

ذبح کرنا عبادت ہے لہذا غیر اللہ کے نام ذبح کرنا اور غیر اللہ سے قرب حاصل کرنے کے لئے ذبح کرنا ناجائز ہے کیونکہ ارشاد باری ہے [کہو میری نماز، میرے تمام مراسمِ عبودیت، میرا جینا اور میرا مرنا، سب کچھ اللہ رب العالمین کے لئے ہے۔ جس کا کوئی شریک نہیں] اور ارشادِ ہے [پس تم اپنے رب کے لیئے نماز پڑھو اور قربانی کرو] ذبح اور قربانی سب صرف اللہ کے لئے کر جس کا کوئی شریک نہیں۔

غیر اللہ کے نام ذبح کرنے کا خطرناک انجام

غیر اللہ کے نام ذبح کرنا ہلاکت خیزیوں میں سے ہے جو کہ اللہ کی رحمت سے دوری اور لعنت کا باعث ہے۔ ارشاد رسولؐ ہے [جو شخص غیر اللہ کے لئے جانور ذبح کرے اس پر اللہ تعالی کی لعنت ہو] غیر اللہ کے لئے ذبح کرنا جہنم میں داخل ہونے کا سبب ہے اگرچہ وہ معمولی اور کم قیمت کی ہو۔ ارشادِ رسول مقبول ہے [ایک شخص صرف مکھی کیوجہ سے جنت میں جا پہنچا اور ایک جہنم میں چلا گیا۔ صحابۂ کرامؓ نے عرض کی

کہ یارسولَ اللہ ﷺ! یہ کیسے؟؟! تو رسول اللہ ﷺ نے مزید فرمایا کہ دو شخص چلتے چلتے ایک قبیلے کے پاس سے گزرے اور اس قبیلے کا ایک بہت بڑا بت تھا۔ وہاں سے کوئی شخص بغیر چڑھاوا چڑھائے نہ گزر سکتا تھا چنانچہ ان میں سے ایک کو کہا گیا کہ یہاں ہمارے بت پر چڑھاوا چڑھاؤ اُس نے معذرت کی کہ میرے پاس کوئی چیز نہیں۔ انہوں نے کہا کہ تمہیں یہ عمل ضرور کرنا ہوگا اگرچہ ایک مکھی پکڑ کر ہی چڑھا دو۔ اُس مسافر نے مکھی پکڑ کر چڑھاوا اُس کی بھینٹ کر دیا اور انہوں نے اُس کا راستہ چھوڑ دیا۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ یہ شخص اُس مکھی کیوجہ سے جہنم میں چلا گیا۔ دوسرے شخص سے کہنے لگے کہ تم بھی کسی چیز کا چڑھاوا چڑھا دو تو اُس اللہ کے بندے نے جواب دیا کہ میں غیر اللہ کے نام پر کوئی چڑھاوا نہیں چڑھا سکتا۔ یہ جواب سنتے ہی انہوں نے اُس مردِ مُوحِدُ کو شہید کر دیا تو یہ سیدھا جنت میں پہنچا۔

ذبح کب شرک ہوتا ہے:

درج ذیل صورتوں

میں ذبح شرک ہوتا ہے (۱) جبکہ خدا کے علاوہ کسی اور کی تعظیم کے لئے ذبح کیا جائے اور خدا کے علاوہ کسی اور کا نام لیکر ذبح کیا جائے مثال کے طور پر کوئی شخص کسی قبر کے پاس میت کی تعظیم کے لئے ذبح کرے اور اس جانور پر خدا کے علاوہ کسی اور کا نام لیکر ذبح کرے پس اس میں دو حرام چیزیں جمع ہو گئیں لہٰذا یہ شرکِ اکبر بلکہ اس سے زیادہ سنگین ہے ۔ اِس طرح کے ذبح شدہ جانور کا کھانا حرام ہے ۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے [ایسے جانوروں میں سے مت کھاؤ جن پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو] کیونکہ غیر اللہ کے لئے عبادت کرنا غیر اللہ سے مدد مانگنے سے زیادہ کفر ہے (۲) ذبح کرنے سے مراد غیر اللہ کی تعظیم ہو لیکن اس پر اللہ کا نام لیا جائے ۔ مثال کے طور پر ایک شخص جانور کسی قبر کے پاس ذبح کرتا ہے لیکن جانور کو قبلہ منہ کر کے اللہ کا نام لیکر ذبح کرتا ہے یہ بھی شرک ہے اور کھانا حرام ہے اگرچہ اُس پر اللہ کا نام لیا گیا

ہو۔ کیونکہ ذبح کی اولین غرض غیر اللہ کی تعظیم ہے اور یہ شرکِ اکبر ہے اِس کا کھانا حرام ہے۔ (۳) جانور ذبح کرنے کا مقصد خدا کی خوشنودی ہے لیکن ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام لیا ہو۔ مثال کے طور پر عید کے دن خدا کی خوشنودی کے لئے جانور ذبح کرے لیکن غیر اللہ کے نام یوں لے۔ حضرت عیسیٰؑ کے نام یا پیر بد دِی کے نام یا فلاں جنؔ کے نام لیکر ذبح کرے تو یہ بھی شرک ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے [کہو کہ میری نماز، میرے تمام مراسِم عبودیت، میرا جینا اور مرنا سب کچھ اللہ رب العالمین کے لئے ہے۔ جس کا کوئی شریک نہیں۔ اِسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور سب سے پہلے سرِ اطاعت جھکانے والا میں ہوں] اور اس طرح ذبح شدہ جانور کا کھانا حرام ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے [جس جانور پر اللہ کا نام نہ لیا جائے اُسے مت کھاؤ]

جائز ذبح :

صرف دو حالتوں میں ذبح شرک سے خالی ہوگا۔

پہلی حالت: شریعت کے حکم کو سرِ تسلیم خم کرتے ہوئے ذبح کرے۔ مثلاً بقرہ عید پر ذبح کرنا اور اعمالِ حج میں غلطی سرزد ہو جائے دم وغیرہ کے طور پر ذبح کرنا یہ تو جائز ہے بلکہ شرعی طور پر ذبح کرنے کا حکم ہے۔ فرمانِ خداوندی ہے [اِس قربانی سے تم خود کھاؤ اور بھوکے فقیر کو بھی کھلاؤ]

دوسری حالت: جانور ذبح اس لئے کرتا ہے تاکہ گھر والے کھائیں اور اگر مہمان آئے تو ان کی خدمت کے لئے ذبح کرے۔ چنانچہ حضرت ابراہیمؑ کے پاس جب معزز مہمان آئے تو [پھر چپ چاپ جلدی جلدی اپنے گھر والوں کی طرف گئے اور ایک فربہ بچھڑے کا گوشت لائے] یہ درحقیقت پیارے پیغمبرؑ کے حکم کو عملی جامہ پہنانے سے تعلق رکھتا ہے کیونکہ آپؐ نے گھر والوں کو کھلانے اور مہمان کی خاطر مدارات کرنے کا حکم فرمایا ہے لہٰذا اِن دونوں حالتوں میں جانور ذبح کرنا جائز ہوگا۔ بشرطیکہ اُس پر

اللہ کا نام لیا جائے کیونکہ ارشاد باری ہے [اور ایسے جانوروں میں سے مت کھاؤ جن پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو]

جس جگہ غیر اللہ کے لئے ذبح کیا جائے وہاں ذبح کرنا

جس جگہ پر غیر اللہ کے لئے جانور ذبح کئے جاتے ہیں وہاں صرف اللہ کے نام پر جانور ذبح کرنا ناجائز ہے کیونکہ غیر اللہ کے لئے ذبح کرنا شرکِ اکبر ہے اور جہاں غیر اللہ کے لئے ذبح کیا جاتا ہو وہاں اللہ کے لئے ذبح کیا جائے تو یہ شرک کے قریب ترین وسائل میں سے ہے وہ جگہ جہاں مشرکین اپنے جھوٹے خداؤں سے قُرب حاصل کرنے اور خدا سے شرک کرتے ہوئے ذبح کرتے ہیں وہ تو شرک کے مشہور اڈوں اور معروف درباروں میں سے ہیں لہٰذا جو مسلمان اللہ ہی کے لئے وہاں ذبح کرے گا وہ مشرکین سے مشابہت کرے گا اور اِن کے شرک کے اڈوں میں شریک ہو کر ظاہری موافقت کے مرتکب ہوئے اور ظاہری موافقت اندرونی موافقت کا پیش خیمہ ہے

اسی لئے ثابت بن ضحاک سے مروی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نذر مانی کہ وہ بَوَانَہْ نامی مقام پر جا کر چند اونٹ ذبح کرے گا. رسول اللہ ؐ نے دریافت فرمایا کہ کیا وہاں کوئی بُتْ تھا جس کی مشرک پوجا کرتے تھے، صحابہؓ نے عرض کی کہ نہیں ۔ آنحضرت ؐ نے دوبارہ پوچھا کیا وہاں مشرکین کا میلا لگتا تھا، صحابہؓ رضے کہا کہ نہیں تو رسول اللہ ؐ نے فرمایا کہ اپنی نذر پوری کرلو اور یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں نذر کا پورا کرنا درست نہیں ہے

غیر اللہ کے نام کی نذر و نیاز دینا

نذر سے مراد واجب کرنا ہے اور اصطلاح میں یہ ہے کہ آدمی اپنے اوپر کسی ایسی چیز کو واجب کردے جو کہ شرعی طور پر اسپر واجب نہیں ہے اور یہ اُس کام اور نعمت کی عظمت کے لئے ہے تو

نذر اُس صورت میں ہوگا جبکہ مُکَلَّف پر وہ چیز واجب نہیں ہے
پس اگر کوئی انسان کہے اللہ کے لئے میرے اوپر واجب ہے کہ میں
عشاء کی نماز پڑھوں گا اور اللہ کے لئے میرے اوپر واجب ہے کہ
میں رمضان کا روزہ رکھوں گا یہ تو نذر نہیں ہوگا کیونکہ نماز اور
روزہ ہر مسلمان پر فرض ہے نذر اس کام میں واقع ہوتا ہے
جو کہ فرض نہیں ہے
اور بہذا ایک زائد عمل ہے۔

غیر اللہ کے نام نذر و نیاز شرک کیوں؟

بعض اوقات نذر شرک ہونے کا سبب یہ ہے کہ نذر عبادت ہے
اور عبادت خالص اللہ کے لئے ہونا چاہیئے اور نذر پورا کرنے پر
اللہ تعالیٰ نے مؤمن کی تعریف فرمائی ہے [جو نذر پوری کرتے ہیں]
یعنی نذر کے ذریعہ اپنی جان پر جو واجب کیا اُسے پورا کرتے ہیں
اللہ تعالیٰ نے عبادت مکمل کرنے پر تعریف فرمائی ہے چنانچہ ہر وہ
عبادت جس کے ذریعہ اللہ کا تقرب چاہتا ہو اس کو کسی اور

کے لئے کرنا شرک ہے۔ اِسی لئے حضرت مریم نے فرمایا (میں نے اللہ رحمان کے نام کا روزہ مان رکھا ہے) یعنی نذر رحمان کے سوا کسی اور کے لئے نہیں ہے کیونکہ روزہ عبادت ہے اور عبادت خدا کے علاوہ کسی اور کے لئے کرنا شرک ہے۔

نذر کی قسمیں: نذر تین قسم کا ہے ① نذر شرک (۲) نذرِ گناہ (۳) نذرِ اطاعت

(۱) شرکیہ نذر دو قسم کا ہے: (أ) خاص نذر وہ یہ کہ اگر مجھے فلاں نعمت ملی یا فلاں کام ہوا تو میں یہ کام کروں گا مثال کے طور پر یہ کہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا عطا فرمایا یا مجھے فلاں مصیبت سے چھٹکارا دیا تو میں فلاں قبر پر یا فلاں جگہ پر منت کے طور پر ذبح کروں گا

(ب) عام نذر: عام نذر یہ ہے کہ اپنے آپ کو کسی کام کا پابند بنائے لیکن بغیر کسی حصول نعمت یا دفع بلا کے۔

مثال کے طور پر یہ کہے کہ میرے اوپر لازمی ہے کہ میں فلاں قبر کے پاس
روزانہ یا ہر ہفتہ اِتنی اِتنی نمازیں پڑھوں گا یا فلاں قبر کے اوپر دیا
جلاؤں گا اور سبیل وغیرہ کا انتظام کروں گا

مذکورہ بالا نذر کا حکم

مذکورہ بالا دونوں صورتوں کی نذر بالا نفاق باطل اور شرک ہے
کیونکہ نذر ماننے والے کے دل میں فلاں قبر اور فلاں جگہ کی تعظیم ہے
اور اس قسم کی نذر پوری کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ ارشاد نبوی ہے
[جو شخص ایسی نذر مانے جو اللہ کی نافرمانی پر منتج ہو تو اس کو پورا
کر کے اللہ کا نافرمان نہ بنے] اور سب سے بڑی نافرمانی اللہ کے ساتھ شرک کرنا ہے

شرکیہ نذر کا کفّارہ: جو شرکیہ نذر میں مبتلا ہو گیا وہ
اُس کے لئے کوئی کفارہ نہیں ہے پس وہ صدقِ دل سے توبہ کرے
استغفار کرے اور گذشتہ را صلوٰۃ آئندہ را احتیاط کرے
کیونکہ غیر اللہ کی نذر و نیاز یعنی بتوں، چاند و سورج اور قبروں

وغیرہ کے لئے نذر و نیاز کرنا ایسا ہے جیسا کہ کسی نے غیر اللہ کے ساتھ قسم کھائی جو غیر اللہ کی قسم کھائے وہ نہ قسم پوری کرے اور نہ کفّارہ ادا کرے۔ اسی طرح مخلوق کے نام نذر و نیاز کرنا یہ یہ دونوں شرک ہے اور شرک کے لئے کوئی عزت و عظمت اور حُرمت نہیں اور ان تمام شرکیات سے توبہ و استغفار کرے جیسا کہ حضور ؐ کا ارشاد ہے [جو شخص لات و عزیٰ کے نام کا قسم کھائے وہ لا اِلٰہ اِلاّ اللہُ کہے]

گناہ کی نذر:۔ گناہ کی نذر یہ ہے کہ آدمی خاص یا عام نذر مان کر اپنے آپ کو گناہ کرنے پر پابند کرے۔ مثال کے طور پر کہے کہ میرے اوپر واجب ہے کہ میں زنا کروں یا شراب پیوں یا فلاں آدمی کو قتل کروں یا سودی کاروبار کروں یا عورت کہے کہ اللہ کے لئے میرے اوپر واجب ہے کہ میں ایامِ حیض میں نماز پڑھوں۔

اس نذر کا حکم: یہ نذر اِجماعًا حرام ہے اور یہ نذر پوری کرنا

جائز نہیں ہے۔ ارشاد رسولؐ ہے (جو نذر مبنی بر معصیت ہو اُسے پورا کرنا جائز نہیں) نیز ارشاد رسولؐ ہے [جو شخص ایسی نذر مانے جو اللہ کی نافرمانی پر منتج ہو تو اس کو پورا کرکے اللہ کا نافرمان نہ بنے] ۔ **اِس نذر کا کفّارہ** ✤ اِس گناہ کے نذر میں ملوّث شخص قسم کا کفارہ ادا کرے کیونکہ ارشادِ رسولؐ ہے (نذر کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے] نیز ارشادِ نبوی ہے [گناہ و نافرمانی میں نذر نہیں ہے اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے]

(۳) نیکی کی نذر ✤ وہ یہ کہ آدمی اپنے آپ کو کسی نیک اور رفاہی کام کرنے کا پابند بنائے چاہے نذر خاص ہو یا عام - مثال کے طور پر یہ کہے ۔ اللہ کے لئے میرے اوپر واجب ہے کہ میں غریبوں اور ناداروں پر اتنا اتنا خرچ کروں گا اور میں فلاں دن روزہ رکھوں گا وغیرہ وغیرہ، **اس کا حکم** ✤ یہ نذر جائز ہے اور یہی وہ نذر ہے جسکے پورا کرنے پر اللہ نے صحابۂ کرام کی تعریف فرمائی

اِس کا کفّارہ: اگر کوئی نیک کام کرنے کے لئے مَنَّت و نذر مانے اور نہ کر سکے تو وہ قَسَمْ کا کَفَّارَہ ادا کرے۔

غیر اللہ سے دعاء کرنا، پناہ طلب کرنا اور غیر اللہ سے فریاد کناں ہونا شرک ہے

پہلا نمبر دعاء

دعا کی قسمیں:

(۱) سوال کی دعا

(۲) عبادت کی دعا

قرآن کریم میں دعا سے مراد کہیں سوال کی دعا ہے اور کہیں عبادت کی دعا ہے اور کہیں ان دونوں کو دعا کہا گیا ہے، دراصل یہ دونوں ایک دوسرے سے لازم و ملزوم ہے۔ **سوال کی دعا:** دعا کرنے والے کو نفع پہنچانے اور نقصان سے بچانے کے لئے جو دعا کی جاتی ہے اُسے سوال کی دعا کہتے ہیں

جب بندہ ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالےٰ کے سامنے اپنی مراد یں رکھتا ہے تو یہ دعا ہے اور اسے اکثر سوال کی دعا کہتے ہیں چنانچہ حدیث میں آیا ہے [جو اللہ تعالیٰ سے نہیں مانگتا ہے اللہ اس پر ناراض ہوتا ہے]

عبادت کی دعا: کسی بھی عبادت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا قرب چاہے جس میں اپنی حاجت اور مراد نہ مانگے اسے دعاءعبادت کہتے ہیں دراصل عبادت کی دعا عاجزی وانکساری اور فروتنی پر مشتمل ہے

سوال کی دعا اور عبادت کی دعا میں تعلق

سوال کی دعا اور عبادت کی دعا کے درمیان تعلق لازم وملزوم کا سا ہے۔ پس معبود لازماً نفع ونقصان کا مالک ہوگا پھر اس سے نفع ونقصان کے لئے دعا کی جاتی ہے اور یہ سوال کی دعا ہے اور اس سے جہنم سے خوف اور جنت کی امید کے لئے دعا کی جاتی ہے اور یہ عبادت کی دعا ہے پس دعاء مسئلہ دعاء عبادت کے ساتھ اور دعاء عبادت دعاء مسئلہ کے ساتھ مشترک ہے یعنی دعا کرنے والا

عاجز ہونا ہے کیونکہ عبادت خود عاجزی و انکساری کا نام ہے۔

دعا اور عبادت میں تعلق: حدیث شریف میں آیا ہے [دعا ہی عبادت ہے] اس میں پیارے پیغمبر نے حصر کیا یعنی عبادت دعا کے علاوہ ہے ہی نہیں یا دعا ہی عبادت ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے متعدد مقامات پر دعا کو عبادت کہا اور دعا کو عبادت کے ساتھ ملایا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے [آپ کہہ دیجئے کہ مجھ کو اس سے ممانعت کی گئی ہے کہ ان کی عبادت کروں جن کی تم لوگ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہو] نیز فرمانِ الٰہی ہے [اور میں تمہیں بھی اور جن جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو انہیں بھی سب کو چھوڑ رہا ہوں) اور دوسری جگہ پر ہے [اور تمہارے رب کا فرمان ہے کہ مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا، یقین کرو جو لوگ میری عبادت سے خودسری کرتے ہیں وہ ابھی ابھی ذلیل ہو کر جہنم میں پہنچ جائیں گے] بے شک دعا ہی عبادت ہے پس غیر اللہ سے دعا کرنا بڑا شرک ہے۔

دوسرا: فریاد کرنا ہے یعنی مدد طلب کرنا اور فریاد کرنا ہے کسی مصیبت و تنگی میں مبتلا ہونے کے بعد اس سے نکلنے اور چھٹکارے کے لیۓ پکارنا استغاثہ ہے۔

شرکیہ فریاد:۔ معنوی معاملات میں اللہ کے سوا کسی اور طاقت و اثر و نفوذ سے فریاد کرنا مثلاً بیماری سے اور ڈوبنے کے خوف سے، تنگی سے، فقر و فاقہ سے اور رزق مانگنے وغیرہ کے لیۓ جو کہ مذکورہ امور خدا تعالی کی خصوصیت میں سے ہیں اور خدا ہی سے مانگی جاتی ہیں اور کسی سے طلب نہیں کی جاتیں۔ درحقیقت فریاد اسوقت عبادت ہوتی ہے جبکہ اُس پر خدا کے علاوہ کوئی قادر نہیں ہوتا لھذا اگر اللہ کے علاوہ کسی اور سے فریاد کرے یا مانگے تو وہ شرک ہے جیسے کوئی سختی یا مصیبت میں مبتلا ہو جائے مثال کے طور پر بیماری میں مبتلا ہوگیا ہو یا سمندر میں ڈوب رہا ہو اسوقت غیر اللہ سے یوں فریاد کرے تو شرک ہے

جیسے اے فلاں پیرا یا شیخ تبدی، یا شیخ عبد القادر جیلانی یا اے حسن، یا اے فاطمہ، یا اے رسول اللہ ہماری فریاد رسی کر وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب سے بڑا شرک ہے کیونکہ سختیوں سے نجات دلانے والی اکیلی خدا تعالیٰ ہی کی ذات ہے۔

دعا اور فریاد میں فرق دعا ایک عام لفظ ہے اسمیں استغاثہ (فریاد) کے ساتھ تمام عبادات شامل ہے چنانچہ ہر استغاثہ (فریاد) دعا ہے اور ہر دعا استغاثہ نہیں ہے۔ دعا مصیبت اور غیر مصیبت ہر موقع پر ہوتی ہے اور استغاثہ صرف اور صرف مصیبت کے وقت ہوتی ہے۔ پس ہر وہ شخص جسکو جن یا فرشتہ یا قبر والے وغیرہ سے تعلق ہے اور مصیبت کے وقت ان کو پکارے یا فریاد کرے تو یہ مشرک ہے اور اسے فریاد کرنے والا کہا جائیگا اور اگر مذکورہ بالا چیزوں کو آسانی و راحت کے وقت پکارے تو دعا کرنے والا کہا جائے گا اور یہ دونوں مشرک ہیں

جائز فریاد: عام عادی اسباب سے محسوس ہونے والے
کاموں میں فریاد کرنا جائز ہے جیسے لڑائی کے وقت یا دشمن سامنے آجائے
یا چیر پھاڑ کرنے والے جانوروں کے حملے سے بچنے کے لیے مخلوق سے
فریاد کرنا جائز ہے یہ صورت شرک سے خالی ہے مذکورہ بالا حالات
میں زندہ، طاقت ور اور حاضر آدمی سے مدد اور پکار سکتا ہے اور
آیات اس صورت سے مستثنیٰ ہیں اور مسلمانوں کے اتفاق سے اس میں
کوئی حرج نہیں ہے جیسا کہ قرآن میں ہے (اس کی قوم والے نے اس کے
خلاف جو اس کے دشمنوں سے تھا اس سے فریاد کی] اور جیسا کہ تم
آقا سے کہتے ہو ۔ میں فلاں آدمی کے شر سے تمہاری پناہ میں آنا چاہتا ہوں
یا فلاں آدمی کی شر سے مجھے بچا لیجئے یا فلاں کے شر سے میری فریاد رسی
کر ۔ یہ اور اسطرح اور صورتیں جو کہ زندہ حاضر اور طاقت ور سے
فریاد کرنا شرک نہیں ہے لیکن اگر کسی مردہ، عاجز، غائب اور
بُت یا جِن وغیرہ سے فریاد کرے وہ شرک ہے۔

تیسرا: پناہ طلب کرنا: اِستِعاذہ کے معنی پناہ مانگنا فریاد کرنا، پکڑنے اور بچنے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے جسکی حقیقت یہ ہے کہ جس سے ڈر محسوس ہو اس سے بھاگ کر اس چیز کی طرف لپکے جو بچا سکے۔ یاد رہے پناہ صرف دو چیزوں کے ساتھ مانگ سکتے ہیں۔

پہلا:- صرف اور صرف خداتعالیٰ کی پناہ مانگی جاسکتی ہے جیسا کہ قرآن میں ہے [میں اسے اور اُس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں] اور حضرت یوسفؑ کی زبانی ارشاد باری ہے [ہم نے جس کے پاس اپنا چیز پائی ہے اُس کے سوا دوسرے کی گرفتاری کرنے سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں] نیز ارشاد ہے [قرآن پڑھنے کے وقت راندے ہوئے شیطان سے اللہ کی پناہ طلب کرو] اور اسی طرح پیارے نبیؐ کی دعا میں ہے [میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی جو بزرگی والا ہے اور پناہ مانگتا ہوں اس کے عظیم چہرے کی] اور [میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اس کے مکمل بے عیب کلمات کے ساتھ تمام مخلوق کے شر سے]

دوسرا: پناہ صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی صفتوں میں سے
کسی لازم صفات کی پناہ مانگی جا سکتی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی "عزت"
وغیرہ کی پناہ مانگی جائے جیسا کہ پیارے پیغمبر ؐ کی دعا میں ہے [میں پناہ
مانگتا ہوں تیرے پرنور اور شریف چہرے کی] ایک اور دعا میں ہے [میں اللہ کی پناہ
مانگتا ہوں اس کے مکمل بے عیب کلمات کے ساتھ] پس اللہ تعالیٰ نے تمام
شر و فساد سے بچنے کے لئے صرف اسی کی پناہ مانگنے کا حکم دیا ہے چنانچہ
تمام علماء نے اس پر اتفاق کیا ہے کہ اللہ کے علاوہ کسی اور کی پناہ
نہ مانگی جائے اور اہلِ علم کے اجماع سے یہ بات بھی طے ہے کہ اللہ تعالیٰ
اور اس کی صفات کے علاوہ کسی اور کی پناہ مانگنا ہرگز جائز نہیں
بلکہ یہ شرک ہے۔ اَلْاِسْتِعَاذَہ [پناہ] تین چیزوں پر مشتمل ہے۔
(۱) اَلْمُسْتَعِیْذُ: پناہ مانگنے والا (۲) اَلْمُسْتَعَاذُ بِہٖ: جسکی پناہ مانگی جائے
وہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے (۳) اَلْمُسْتَعَاذُ مِنْہُ: جن کے شر سے جو کہ
انسان کو گھیرے ہوئے ہیں) اور انسان اس شر سے ڈرتا رہتا ہے

اَلْاِسْتِعَاذَۃُ: [پناہ] تین چیزوں کو واضح کرتا ہے۔

(۱) جس شر سے پناہ مانگی جاتی ہے اُس شر کو دور کرنے سے پناہ مانگنے والے کی درماندگی وعاجزی

(۲) جس شر سے پناہ مانگی جاتی ہے اسکی قباحت وشناعت اور مذمت۔

(۳) صرف اللہ ہی سے اپنی حاجت اور فقر و فاقہ کا اظہار کرنا۔ پھر پناہ مانگنے والا یہ بات ذہن نشین کرتا ہے کہ ان مصیبتوں سے نجات و چھٹکارہ صرف اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہے اور اسطرح اللہ کی طرف راغب ہو گا

ارشاد باری تعالیٰ ہے (جتنے بھی جاندار ہیں سبکی پیشانی اللہ کے قبضہ میں ہے) پس استعاذہ (پناہ مانگنا) عبادت ہے یہ غیر اللہ سے کرنا شرک اکبر ہے، پس جو شخص بتوں، مُردوں، ستاروں اور جن کی پناہ مانگتے ہیں گویا کہ انہوں نے اللہ سبحانہٗ کے اُن کی عبادت کی تو یہ شرک اکبر ہے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے (اور اگر شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ آئے تو اللہ سے پناہ طلب کرو)

پس اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنے کا حکم دیا کیونکہ استعاذہ عبادت ہے اور اسے غیر اللہ کی طرف پھیرنا شرک ہے۔ کسی مخلوق کی پناہ مانگنا جائز نہیں ہاں اگر جسکی پناہ مانگی جاتی ہے وہ زندہ، طاقت والا اور حاضر ہو تو جائز ہے ورنہ جائز نہیں ہے۔

مُردوں، انبیاء وغیرہ سے دعا کرنا

خداتعالیٰ نے واضح فرمایا کہ انبیاء و اولیاء کرام وغیرہ اپنے آپکو نفع پہنچانے اور نقصان سے بچانے کی طاقت نہیں رکھتے پس جو اپنے آپکو فائدہ پہنچانے سے عاجز و قاصر ہے تو وہ بطریق اولیٰ دوسرے کو فائدہ نہیں پہنچا سکتا ارشاد باری تعالیٰ ہے (کیا ایسوں کو شریک ٹھہراتے ہیں جو کسی چیز کو بنا نہ سکیں اور وہ خود ہی بنائے گئے ہوں اور وہ ان کو کسی قسم کی مدد نہیں دے سکتے اور وہ خود اپنی بھی مدد نہیں کر سکتے) اور یہ بھی معلوم ہے کہ غزوۂ احد میں حضور پرنور کے سر مبارک کو چوٹ لگی اور ایک

ماہ تک دشمنوں کے لئے یوں بد دعا فرمائی [اے خدا ! فلاں، فلاں پر لعنت فرما] تو آیت نازل ہوئی (اے پیغمبر آپ کے اختیار میں کچھ نہیں] اور جب یہ آیت نازل ہوئی [وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ - اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیے] تو آپ نے فرمایا [اے جماعت قریش! اپنے آپ کو بچاؤ میں تمہیں اللہ کی پکڑ سے نہیں بچا سکوں گا] اس مفہوم میں اور بھی دلائل ہیں -

مناسبت ان آیات و احادیث کو بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ انبیاء کرام کو بیماری میں مبتلا کرکے یا ان پر مصیبت نازل کرکے اللہ تعالیٰ ان کے اجر و ثواب کو بڑھانا چاہتا ہے اور تاکہ ان کی امتوں پر جب مصیبت نازل ہو تو وہ ان انبیاء کی پیروی کریں اور یہ بھی جان لیں کہ انبیاء انسانوں میں سے ہیں ان پر بھی مصیبتیں نازل ہوتی ہیں - جیسے اور لوگوں کے جسم پر تغیر و تبدل کا عمل واقع ہوتا ہے ان پر بھی ہوتا ہے تاکہ یقین ہو جائے کہ انبیاء بھی اللہ کی

مخلوق اور اس کے پروردہ ہیں اور ان کے ہاتھ پر جو معجزات ظاہر ہوں اسپر وہ فتنہ میں مبتلا نہ ہوں اور جسطرح شیطان نے نصاریٰ کو گمراہ کیا اسطرح گمراہ نہ کر سکے ۔

غزوۂ حُنین میں بہت سے صحابۂ کرام جامِ شہادت نوش فرما گئے اور آپ سخت خطرہ میں گھر گئے۔ آپ سردار انبیاء اللہ کے نزدیک سب سے افضل، مقرّب اور بڑا ہونے کے باوجود نہ ان کو بچا سکے اور نہ اپنے آپ کو پریشانی سے بچا سکے۔ نیز آپ کے صحابۂ کرام انبیاء کے بعد سب سے افضل ہیں اُسکے باوجود اپنے آپ سے پریشانی اور شکست کو ہٹا نہ سکے بلکہ غزوۂ اُحد میں سخت شکست کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ تیراندازوں سے غلطی ہوگئی اور آپس کے معمولی اختلاف و جھگڑے کے باعث آنحضور اپنے آپ سے اور صحابۂ کرام سے شکست کو دور نہ کر سکے بلکہ خداوند قدوس کی عظیم حکمت و مصلحت دیکھیئے تاکہ لوگوں پر

یہ بات عیاں ہو جائے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ خدا نہیں اور نہ اپنے آپ سے مصیبت کو دفع و رفع کر سکتے ہیں جبکہ آنحضور جو کہ تمام مخلوقات سے افضل اور بزرگ تر ہیں اپنے آپ سے مصیبت کو ٹال نہیں سکتے اور نہ آپ کی عبادت کر سکتے ہیں تو یہ پیر بدوی اور حضرت حسینؓ اور حضرت زینب و نفیسہ اور پیر عبدالقادر جیلانی اور ابن عربی وغیرہ بلکہ ان سے کمتر و بہتر تمام بزرگان عبادت کے لائق نہیں اور نہ ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے اختیارات دے سکتے ہیں۔

صحابۂ کرام تمام بزرگوں سے افضل ہیں اور آپ خدا کے بعد تمام خلائق سے بزرگ تر ہیں اس کے باوجود غزوہ اُحد میں آپ کو چوٹ لگی اور آپ کے دندان مبارک شہید ہوئے اُسوقت آپ نے فرمایا (وہ قوم کیسے کامیاب ہو گی جنہوں نے اپنے نبی کو زخمی کر دیا] اس معاملہ کو آپ نے اہمیت دی تو آیت اتری [اے پیغمبر آپ کے اختیار میں کچھ نہیں] بلکہ تمام امور و معاملات اللہ کے ہاتھ میں ہیں

اسی طرح سرور کونین ؐ نے غزوہ احد کے موقع پر درج ذیل لوگوں کو بد دعائیں دیں۔ صفوان بن امیہ، حارث بن ہشام، سہیل بن عمرو۔ یاد رہے یہ سب قریش کے بڑے بڑے سربر آوردہ چیدہ چیدہ لوگوں میں سے تھے اور آنحضور ؐ سے بغض و عداوت اور سخت دشمنی رکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہدایت نصیب فرمائی اور اسلام لائے اور صدق دل سے اسلام لائے اور پکے مسلمان ہو گئے۔ غور کرنے کی بات یہ ہے کہ ان کے حق میں آنحضور ؐ کی لعنت اور بد دعا قبول نہیں ہوئی بلکہ کہا گیا (اے پیغمبر آپؐ کے اختیار میں کچھ نہیں) درحقیقت پیارے پیغمبر ؐ نے یہ بیان فرمایا کہ ہر چیز اللہ کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ پیارے پیغمبر نہ کسی کو جہنم سے چھڑا سکتے ہیں اور نہ کسی کو جنت میں داخل کر سکتے ہیں بلکہ آپؐ اپنے رشتہ داروں اور خاص طور پر چچا بزرگوار، پھوپھی اور اپنی بیٹی تک کو جنت میں داخل کرنے اور جہنم سے نکالنے کیلئے

کچھ کر سکتے ہیں۔ اِس سے معلوم ہوا کہ ہدایت و ضلالت سب
اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے پھر جنت میں دخول اور جہنم سے بچنے
کے لئے اللہ کے علاوہ کسی اور سے دعا کرنا جائز ہی نہیں بلکہ
یہ سب خدا تعالیٰ ہی سے مانگیں وہی ذات ہے جس کے ہاتھ میں نفع
و نقصان اور دینا و نہ دینا سب ہیں اور یہ معبودان باطل جنکی
اللہ کے علاوہ عبادت کی گئی ہے قیامت کے دن مشرکین کے شرک
سے انکار کریں گے اور برأت کا اظہار کریں گے جیسا کہ ارشاد
باری تعالیٰ ہے [بلکہ قیامت کے دن تمہارے اس شرک کا
صاف انکار کر یں گے] پس اس سے یہ واضح ہوا کہ معبودانِ
باطل اور مشرکین کی تعلقداری ختم ہو جائے گی اور یہ معبودان
ان کی عبادت پر ہرگز راضی نہیں بلکہ قیامت کے دن عبادت کرنے
والوں سے برأت کا اظہار کریں گے اور کہیں گے [ہم تیری
سرکار میں اپنی دست برداری کرتے ہیں، یہ ہماری عبادت نہیں کرتے تھے

پس معبودانِ باطلہ ان کے اعمال سے برأت کا اظہار کریں گے اور
ان عبادت کرنے والے نادانوں سے دور ہونگے اور یہ بھی برملا کہیں گے
کہ اللہ کے سوا ان کے عبادت کرنے پر ہرگز راضی نہیں ہیں اور
نہ یہ ان کو کوئی چیز دے سکتے ہیں نیز اللہ کے علاوہ جو ان کی
عبادت کرتے تھے اس کا نہ ان کو علم ہے اور نہ یہ جانتے تھے بلکہ
یہ ان کی عبادت سے بالکل غافل اور نابلد تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے
کسی اور آیت میں فرمایا [اور اس سے بڑھ کر گمراہ کون ہوگا
جو اللہ کے سوا ایسوں کو پکارتا ہے جو قیامت تک اسکی دعا قبول
نہ کرسکیں بلکہ ان کے پکارنے سے محض بے خبر ہوں اور جب لوگوں کا
حشر کیا جائے گا تو یہ ان کے دشمن ہو جائیں گے اور ان کی پرستش سے
صاف انکار کر جائیں گے] دیکھئے یہ مشرکین کا حال ہے جو کہ
دنیا و آخرت میں سب سے خسارے کا سودا کیا اور ایسے لوگوں کیطرف
قصد کیا جو کہ کسی چیز پر قدرت نہیں رکھتا اور نہ ان کو فائدہ پہنچا

سکتا ہے اور نہ ان کی نجات و سعادت کی طاقت رکھتا ہے بلکہ یہ لوگ خسر الدنیا والآخرۃ ہیں۔ اس لئے ان کی حالتِ زار سے ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔

مشرکینِ مکہ جوکہ مُردوں سے دعا کرتے تھے اگر یہ جائز ہوتا تو آنحضور قریشِ مکہ سے جہاد نہ کرتے جب آپؐ نے ان کے اس اعمال پر برہمی کا اظہار کیا اور بتایا کہ یہ تو شرک ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے [اور یہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ ان کو ضرر پہنچا سکیں اور نہ ان کو نفع پہنچا سکیں اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے پاس ہمارے سفارشی ہیں] اور ارشاد فرمایا [اور یہ کہتے ہیں کہ ہم ان کی عبادت صرف اس لیئے کرتے ہیں کہ بزرگ اللہ کی نزدیکی کے مرتبہ تک ہماری رسائی کردیں] پس مُردوں سے دعا کرنے اور ان سے فریاد کرنے کو عبادت کا نام رکھا گیا اور دعا کرنے والے اور فریاد کناں کو ان کے ذریعہ سفارش پکڑنے والے اور

اللہ کی طرف قربت چاہنے والے کہا گیا، اس سے معلوم ہوا مُردوں سے دعا کرنا ہی شرک اکبر ہے اور یہی جاہلیت کے زمانے کا دین ہے. اگر مُردوں سے دعا کرنا جائز ہوتا تو ان کو بتادیا جاتا کہ یہ جائز ہے اس میں کوئی مضائقہ نہیں . . .

پس میرے بھائی!! نجات کا صرف واحد راستہ یہ ہے کہ بندہ اللہ کے پیغمبروں اور بزرگوں کے راستے پر چلے اور ان کے نیک طریقوں اور راستوں پر قائم رہے اور اسی کی حفاظت کرے. عبادت و توحید کے ساتھ اللہ سے دعا کریں کہ اللہ تعالی اسپر ثابت قدم رکھے۔ درختوں، پتھروں اور بتوں کے پجاریوں کے راستے سے بچائے، یہی نجات دہندہ، جادۂ حق اور سعادتمند راستہ ہے، یہی اللہ کے نیک بندوں اور نیکوکاروں کا راستہ ہے۔ لیکن گمراہوں کی اتباع کرنا اور ان کے طریقے پر چلنا یہ ان لوگوں کا راستہ ہے جن پر اللہ ناراض ہوئے اور ان لوگوں کا راستہ ہے جو شریعت کے خلاف چلنے والے ہیں

وَصَلِّ اللّٰہم علیٰ سیدنا محمد و آلہ و صحبہ وسلم

فہرست

نمبر شمار	عناوین	صفحہ نمبر
۱	دیباچہ	۱ ـ ۵
۲	تعویذ اور دم	۶ ــ ۱۲
۳	درختوں، پتھروں وغیرہ سے برکت حاصل کرنا	۱۲ ــ ۱۶
۴	غیر اللہ کے نام ذبح کرنا	۱۶ ــ ۲۳
۵	غیر اللہ کے نام کی نذر نیاز دینا	۲۳ ــ ۲۹
۶	غیر اللہ سے دعا کرنا۔	۲۹ ــ ۳۲
۷	غیر اللہ سے فریاد کرنا۔	۳۲ ــ ۳۵
۸	غیر اللہ سے پناہ طلب کرنا۔	۳۵ ــ ۳۸
۹	مردوں، انبیاء وغیرہ سے دعا کرنا	۳۸ ــ ۴۶

أخطاء تخالف العقيدة

إعداد

المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد
شمال الرياض

باللغة الأردية

طبع على نفقة الفقير إلى عفو الله ورضاه
غفر الله له ولوالديه ولأهله ولأولاده وللمسلمين
وقف لله تعالى يوزع مجاناً ولا يباع

١٣
الأوردية

أخطاء تخالف العقيدة

إعـــداد

المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد في شمال الرياض

المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات بالعليا والسليمانية وشمال الرياض
تحـت إشـراف وزارة الشـؤون الإسـلامـيـة والأوقـاف والـدعـوة والإرشـاد
هاتف ٤٧٠٤٤٦٦ / ٤٧٠٥٢٢٢ ناسوخ ٤٧٠٥٠٩٤ - ص.ب ٨٧٩١٣ الرياض ١١٦٥٢